نور افشاں

[illegible]

گلدستۂ اخبارات

[illegible]

نور افشاں

—— مسیحی بیبیوں کی ایک جماعت نے مقام [illegible] میں ایک نیا کام شروع کیا ہے۔ وہ جماعت ان مستورات کی خبرگیری کریگی جو جیل خانہ سے قید بھگت کے رہا ہوتی ہیں اور انکو جز بندی کا کام دیا جاویگا۔ ایک مشہور پبلیشر ایم بیچٹ صاحب نے ان عورتوں کے واسطے کام بہم پہنچانیکا وعدہ کیا ہے۔ علاوہ اسکے ان بیبیوں کی مجلس کی یہ بھی غرض ہے کہ ان عورتوں کی نہ صرف جسمانی طور پر امداد ہو پر روحانی فائدہ بھی ہو وسلوک اور مسیحی محبت سے ظہور میں آویں ✦

کاشکہ ہمارے اہل وطن ان نیک بیبیوں کی مردانہ ہمت اور دلیرانہ الفت سے نمونہ لیں۔ بعض ہمارے ملکی بھائی کہتے ہیں کہ تعلیم نسواں سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا ہے بلکہ سراسر نقصان ہے۔ واقعہ مذکورہ بالا اس بیہودہ خیال کا قاطع ہے ✦

—— میکسیکو میں پراٹسٹنٹ جماعتیں پانچ برس کے عرصہ میں قریب دوگنی کے ہوگئی ہیں۔ چنانچہ اب ۴۰۲ جماعتیں وہاں موجود ہیں جنمیں ۱۰۶۴۴ ممبر شریک ہیں۔ اور ۱۹۰۰۰ مسیحی اور ۹۳۰ دیسی مبلغ ہیں۔ میکسیکو کے مشن کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ سال گذشتہ میں ۱۰۹۶ شخص بذریعہ اصطباغ کلیسیا میں داخل ہوئے۔ اکثر لوگ بلکہ بعض مسیحی خیال کرتے ہیں کہ عیسائی مذہب کی ترقی جیسا کہ ہونی چاہیے نہیں ہوتی انکا خیال بالکل غلط ہے خبر مذکورہ بالا انکی کم علمی پر دال ہے ✦

—— ممالک متوسط ہند کے سررشتہ تعلیم کی رپورٹ سے واضح ہوتا ہے کہ [illegible] میں مدرسوں کی تعداد ۳۰۰ سے [illegible] تک پہلے سال کی نسبت بڑھی اور طلبا کی تعداد ۹۵۵ سے ۲۰۰۰ تک پہنچ گئی ہوئی زرخیز ۲۱۱۴ سے ۱۲۲۲ تک بڑھی وسعت [illegible] ۲۲۵۹۰ سے ۴۰۰۰ تک ترقی ہوئی تعداد مسیحی [illegible] سے ۹۹۳۹۳ ہوئی مگر تعداد [illegible] ۲۰۵۹ سے ۱۸۷۲۲۲ تک زیادہ ہوئی ✦

—— مفصلہ ذیل افسروں کو انکی اپنی رجمنٹوں کے ساتھ شامل ہونیکا حکم ملا ہے۔ کرنیل کیمبل صاحب اور میجر [illegible] بنگال کیولری نمبر ۲ میں کرنیل کو ربیٹ صاحب بنگال کیولری نمبر ۳ میں کرنیل [illegible] صاحب [illegible] صاحب بنگال [illegible] نمبر ۲۰ میں لفٹنٹ [illegible] صاحب اور [illegible] ✦

—— ہمارے ایک معزز نامہ نگار مقام [illegible] سے یہہ افسوسناک خبر دیتے ہیں کہ جناب پادری ایف ایچ بیرنگ صاحب بانی مبانی کرسچن بوائز بورڈنگ سکول بٹالہ کی بیم صاحبہ کا انتقال [illegible] کو ہوگیا ہے۔ زیادہ تر رنج وہ امر ہے کہ ابھی ایک سال نہیں گذرا ہے کہ صاحب موصوف ولایت سے اس نیک مرحوم بی بی کو شادی کرکے لائے تھے۔ یہہ لیڈی بڑی ہی خلیق۔ غریب پرور۔ بچوں کا رہبر اور عزیز مسیحی دوست اور دیندار تھیں۔ نہ صرف پادری صاحب موصوف کو انکی جدائی سے قلق ہے بلکہ تمام جو اس لیڈی صاحبہ سے واقف تھے نہایت رنج میں ہیں ✦

مصر کا جغرافیہ

—— چونکہ جنگ مصر در پیش ہے اور ہماری سرکار بادولت نے عربی پاشا باغی کی سرکوبی کے لئے ہندوستان و انگلستان سے فوجیں روانہ کی ہیں بلکہ ۲۰ اگست سے جنگ شروع بھی ہوگیا ہے اور مسلسل تاربرقیاں وہاں سے آتی ہیں اسلئے ہمارے آگاہی ناظرین اخبار نور افشاں ملک مصر کا جغرافیہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے ✦

(۱) یہہ ملک ۵۰۰ میل کی لنبائی میں دریائے نیل کے دونو طرف واقع ہے وہ اسکے داہنی بائیں پہاڑ ہیں ✦

(۲) اس ملک کا حدود اربعہ یہہ ہے۔ شمال میں بحیرہ روم۔ مشرق میں بحیرہ قلزم۔ جنوب میں ملک نوبیہ۔ مغرب میں صحرائی لبیا ✦

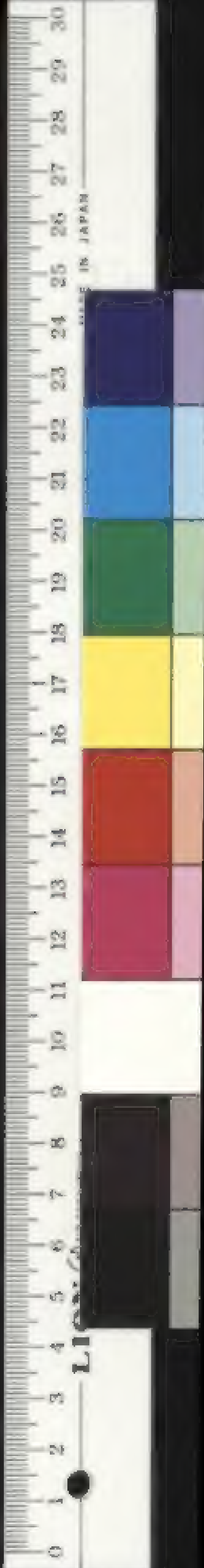
(۳) اس ملک کی شہرت اس سبب سے ہے کہ وہ ایک قدیم ملک ہے جو علم و ہنر کا مبدا تھا یہاں کی قدیم عمارتیں اور تصویریں اور مورتیں آجتک ایسی صفائی اور انداز سے بنی ہوئی موجود ہیں کہ صاحب ہنر کو انکے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے چنانچہ اسکے مخروطی منار نہایت مشہور دریائے نیل کے بائیں کنارے پر شہر قاہرہ کے مقابل بنے ہوئے ہیں۔ ان سب میں سے بڑا مینار ۴۸۰ فٹ بلند ہے اور اسکے پہلو کی ڈھلوان سطح ۷۵۰ فٹ ہے ✦

(۴) حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو یہاں سے نکالکر کنعان میں لیگئے اور حضرت یوسف بن حضرت یعقوب جنکو انکے بھائیوں نے غلام بناکر فروخت کیا تھا اس ملک میں آکر بکے۔ اور رفتہ رفتہ شاہ مصر کی طرف سے کل ملک کے مختار ہوگئے ✦

(۵) اس ملک میں یہہ شہر نامی ہیں۔ قاہرہ جو مصر کا دارالسلطنت ہے۔ اسکندریہ جو سمندر کے کنارہ پر واقع ہے اور اسی پر اب گولہ اندازی ہوئی ہے۔ الرشید اور دمیاط ✦

(۶) اس ملک میں حرارت زیادہ ہے اور زمین بہت زرخیز ہر سال دریائے نیل جو طغیانی پر آتا ہے اس سبب سے یہاں کی زمین بہت سیر حاصل ہے ✦

(۷) یہاں یہہ اجناس پیدا ہوتے ہیں۔ ذرہ جو ایک قسم کا اناج ہے جوار۔ باجرہ۔ سن۔ گندم۔ نیل۔ شکر



روئی۔ ان اشیاء میں سے روئی یورپ کے جنوبی اور مغربی ممالک میں بہت جاتی ہے۔ یہاں کے باشندے افریقہ کے اندرونی ممالک سے سوداگری کرتے ہیں اور وہاں سے ہاتھی دانت اور شترمرغ کے پر اور وغیرہ مال لاتے ہیں۔

(۸) یہاں کے باشندے سست اور جاہل اور کاذب اور تمام صفات انسانی سے بے بہرہ ہیں۔ مذہب انکا اسلام ہے۔ اور مسیحی بھی وہاں رہتے ہیں جنکا پیشہ سوداگری ہے۔

(۹) سابق یہاں کی حکومت بادشاہ روم سے متعلق تھی اور وہاں ایک صوبہ دار اسکی طرف سے رہتا تھا مگر انہیں سے ایک صوبہ دار محمد علی نامے نے ۱۸۳۱ء میں شاہ روم سے جنگ کر کے مصر کو علیحدہ کر لیا اور وہاں کا مالک خود مختار بن گیا۔ بعد اسکے شاہ روم نے اپنے فرمان سے اسکو لقب خدیو مصر کا دیا چنانچہ اسکی اولاد ابتک مصر میں حکومت کرتی ہے اور اب یہہ ملک برائے نام شاہ روم کے ماتحت ہے۔

پیشتر انگلستان سے ہندوستان کو جو جہاز آتے تھے وہ جزیرہ اوقیانوس کے اندر سے افریقہ کے گرد پھر کر راس امید بحیرہ ہند میں داخل ہوتے تھے۔ یہہ راستہ دشوار گذار ہونیکے علاوہ ایک مدت میں طے ہوتا تھا اب سویز سے ہو کر جو مصر میں واقع ہے یہہ راستہ نکلا ہے نہایت آسان اور چند روز کے سفر میں طے ہو جاتا ہے۔ آنیوالے جہاز بحیرہ اٹلانٹک سے بحیرہ روم میں جزیرہ مالٹا وغیرہ سے ہو کر نہر سویز بحیرہ قلزم آبنائے باب المندب بحیرہ عرب سے بمبئی میں آجاتے ہیں۔ سویز ایک خاکنائے ہے جو ایشیا کو افریقہ سے ملاتی ہے۔ پچھلے دنوں میں اسمیں سوراخ نہر نکالی گئی ہے کہ جسمیں جہاز بخوبی آمدورفت کر سکتے ہیں۔ اور واضح ہو کہ سویز کے راستہ سے انگلستان کا فاصلہ ۶۲۴۸ میل ہے اور راس امید کے راہ سے ۱۱۴۰۰ میل۔ سویز کے راستہ کی نسبت راس امید کے راستہ میں ہر ایک اگنبوٹ پر سہا ہزار من کوئلہ زیادہ خرچ ہوتا ہے جو

ملک مصر کے بڑے بڑے شہر جو مشہور ہیں وہ تو اوپر لکھے گئے مگر چھوٹے قصبہ مثل اسمٰعیلیہ وقلعہ کبیر و طنطا و کیرہ و آلہ و کفر زیات وغیرہ میں بھی ریلوی اسٹیشن و تارگھر و قلعجات وغیرہ بنے ہیں نیچا رہتی ہے۔

مراسلات

اردو و ہندی

ابی مارچ سنہ ۰۰ء میں آنریبل ڈاکٹر صاحب بالقابہ کی تشریف آوری صاحب ممدوح کی تشریف آوری کی تقریب پر ہمارے شہر کے رئیس اعظم حاجی خان محمد شاہ صاحب خان بہادر آنریری مجسٹریٹ بالقابہ کیطرف سے ایک ڈنر دیا گیا جسمیں صاحبان ہندوستانی و یورپین شریک تھے۔ پھر

(۱) لالہ جناب سردار بہادر ... رئیس اعظم
(۲) حاجی ... بہادر آنریری مجسٹریٹ
(۳) خواجہ یوسف شاہ صاحب ... کمشنر
(۴) بابو ... صاحب وکیل

دن کو ہندو اور مسلمانوں کی جانب سے اڈریس بھی دیا گیا۔ انگریزی میں اڈریس خواجہ یوسف شاہ صاحب نے سنایا اور اسکا اردو ترجمہ لالہ گوبند رائے صاحب رئیس اور وکیل نے سنایا۔ ڈاکٹر صاحب ممدوح نے اسکا جواب بھی دیا لیکن اڈریس اور انکے جواب میں معمولی باتیں تھیں اس سے ذرا کا جلسہ دلچسپ تھا۔

ایڈیٹر صاحب آپکا کارسپانڈنٹ بھی دونوں جلسوں میں صاحبان جلسہ کے صف میں تھا۔ لودیانہ کے جلسہ میں لارڈ بہادر ڈاکٹر صاحب نے ... ہندی کی ... میں ہزار دستخط ہو چکے ہیں اور اردو کی تائید میں چالیس ہزار۔ لیکن یہاں جب ہمارے جج صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ ہندوستانیوں کے لئے ... ہو تو انہوں نے بڑے جوش سے فرمایا کہ ہندوستان کے لئے اردو ہے۔ ہمارے معزز نواب ... بہادر ... صاحب کہتے تھے کہ ... سے بھی مانتے ہیں لیکن اب دیکھنا ہے کہ فیصلہ کب ہوتا ہے کمیشن کے بہت سے سوالوں میں بھی اردو ہندی کی نسبت ایک سوال تھا جس کا بیان کہ طول ہوا ہے کہ اب تک یہ کوشش کم ہونے میں نہیں آتی۔ اس دستخطوں کی تعداد امید نہیں کہ دوبارہ بھی جائے کمیشن کے باقی سوالوں کی نسبت اکثر لوگوں نے کم خیال کیا ہے۔

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس اڈریس میں ہمارے پادری صاحبان پر بھی ... حملہ تھا اور وہ یہہ کہ گورنمنٹ اسکولوں کو توڑ کر پادری صاحبان کے حوالے نہ کرے کیونکہ وہ مذہبی تعلیم کو اپنا اصل اصول سمجھتے ہیں جو ہمکو پسند نہیں۔ امید نہیں کہ گورنمنٹ ایسا کرے لیکن اڈریس دینیوالے صاحبوں کو یہہ معلوم نہیں کہ اکر مرحوم ... نے پہلے پہل کالج میں مشن اسکول جاری کیا۔ اور انہی سے ایسے ایسے گویا تعلیم یافتہ نکلے کہ جنکو ہم پسند کہیں اور ابھی تک انہیں پھر ہیں سلسلہ ہند کے اور مقاموں میں بھی شروع ہوا جو ہر جگہ ابر رحمت کا کام دے گیا۔ کیا اسکی تعلیم قرآن کے جہاد کی تعلیم اور اسکی کثرت ازدواج کی تعلیم وغیرہ وغیرہ تعلیمات سے بہتر نہیں۔ پھر کیا مسیحی تعلیم سری کرشن کی گوپیوں کے قصے اور انکے متعلق امروں سے اچھی نہیں۔ اور اڈریس دینے والے صاحب !!! ڈرتے کیوں ہو اگر آپ صاحبان کی مذہبی تعلیم اچھی تعلیم ہو تو وہ دورنہ ہو گی۔ اگر مسیحی تعلیم اچھی تعلیم

ہو تو بیشک کسی سے انسان کے دین اور دنیوی کام درست ہونگے اور وہ کبھی درد مند نہ ہونگے ۔

راقم گریجویٹ میرزا الیث برنس آف دہلی

جواب ریمارک اندرونہ بائبل

صاحب مکرم ایڈیٹر نور افشاں کی خدمت شریف میں

(۱) بعد واجب تسلیم عرض ہے کہ جیسا آپ نے پرچہ ۔ ماہ حال کے صمیم صاحب کی ریمارکوں سے جو رسالہ اندرونہ بائبل مولفہ راقم کے ہیں مصنف رسالہ تحفہ درد اندرونہ بائبل کو مدد بخشی ہے راقم امید کرتا ہے کہ اسکو بھی لب کشائی کی اجازت ہوگی ۔ راقم کو مصنف تحفہ کے تعصب اور غلط فہمی کا چنداں شکوہ نہیں کیونکہ یہ امر اسکے اصل اصول کے لازم و ملزوم ہے مگر یہ جو اس غلط فہمی صمیم پر کچھ کہنا اسلئے کہ اسکا خرچ کچھ عمیق نہیں ہے تاہم ۔ خو کسی ہی درست کو جانا کو آسان کرے ۔ سبب امید اصل جانان زعم کو جسکی کہ اگر یا ابھی جو حق درست کرتا ہو تو صمیم صاحب شرکت کریں ۔ وہ مصنف تحفہ مثل اسکی کو اتنا کچھ نقصان اسکا کر سکیں گے بلکہ یہ زبردست آفتاب صداقت کا بار نور کی طرح چمکیگا اور وہ تاریک نشینی کا حاصل کریگا اور اگر معاملہ راقم گروں ہو تو جو ذلت ہمیں فرماوے اسکی حق پر اور مخالفت اچھا کرتے ہیں کہ لوگوں کو گمراہ ہو جانے سے متنبہ بناتے ہیں ۔

(۲) بڑے تعجب کی یہ بات بھی ہو کہ صمیم صاحب کا بعد اسکے تو فکر تحریر راقم پر کچھ نہیں اور پھر بحوالہ تصانیف اکابر علما میں صرف غلط فہمی کی نسبت تحریر راقم کو بخشتے ہیں ۔ شاید یہ بھی اعتراض کچھ کرتے ہیں ۔

(۳) یہ جو صمیم صاحب فرماتے ہیں کہ علما میں تالیف متنازعہ کے متعلقہ تحریر نہیں ہوئی بلکہ متعلقہ میں بعض شائع ہوا ہے کہ مشکلات مختص کو اس تالیف نے حل کیا ہو اور یہ مطابق آ سکے ہے کہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ۔

(۴) صمیم صاحب یہ جو فرماتے ہیں کہ اگر معجزہ تمام آفتاب یشوع بن نون کا وغیرہ مشکلات سید احمد خان کے حل ہو ۔ یہ ایک عجیب خیال ہے کہ انکے خط کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ جب سید ممدوح بکمال اجازت شریعت کے ساتھ اتفاق راے اپنے کے بخشیں ۔ تحریر سید صاحب سے مجھے یقین ہے کہ وہ خالق ارض و سما کے قائل ہیں تو ایسی امکان معجزہ کا تعرض وہ کچھ نہیں فرما سکتے اور ثبوت واقع معجزہ متنازعہ کے لئے مخالف کے لئے تو اتفاقات تواریخ سے بہتر دلیل ذہن راقم میں تو نہیں گذری کچھ صمیم ہی صاحب اس بارے میں فرماویں یا اصلاح غلطی فہم راقم کی کریں ۔

(۵) صمیم صاحب جو فرماتے ہیں کہ گناہ مادری یا موروثی کو خواص فطرتی سے تعبیر کیا گیا ہے جامع کو تسلیم نہیں ہے لیکن یہ ہو کہ میں امر میں پابندی کلام الہی کی ہو تو بیان اس تصور کا اس اور پیشتر ذکر اس کی بحث مفصل ہے کلام ہی سے تعلق کرنا چاہئے جسکو بہی کیا جائے راقم نے صفحہ ۲۲۰ ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ میں اس مسئلہ پر بحث کیا ہے سو اگر کچھ غلطی کی ہے اس سے آگاہ ہونے میں ممنون بھی ہونگا اور یہ بھی راقم کا ایک اصول ہے کہ جو امر داخل کلام میں ہے وہ تشبیہی بھی ہو سکتا ہے کہ جسکا جز تشبیہ کے ساتھ موافق کرنا ضرورت رکھتا ہو ۔

(۶) سیکا ایچ تحریر بھی راقم کو جو صمیم صاحب جنہی مطلق فرماتے ہیں اسکے بارہ میں اتنا عرض کرنی ہو کہ راقم نے جو وہ جس تک ان باتوں پر جو سید صاحب کا فکر عمیق کے غور کی ہو سکتی ہو کہ عقل راقم خبط کھا گئی ہو یا کچھ قصور فقص بیانی کا ہو ۔ مگر جبکہ صمیم صاحب راقم کی ساری ہی محنت کو رائگاں فرماتے ہیں تو شبہ سخت پر یکو دمش اور عدم تو جہی دالالت ہیں علوم جو علوم ہوتا ہو ۔ راقم حملہ مخالف کے سنبھال لینے کو تو تیار ہو سکتا ہو مگر بکھو سلو کے پہنچنے کی طاقت راقم میں نہیں ہے مخفی نہ ہے کہ سید احمد خان بہادر نے اسکتاب جو ہدایت کی ولادت بالکل نہیں کی بلکہ جناب والا کی تحریر سے مطالعہ اسکے میں بشاشت ظاہر ہوئی چنانچہ تحریر صاحب ممدوح کی میرے پاس موجود ہے ۔

(۷) وہ جو صمیم صاحب نے توافقات کتب نبوی کے حوالہ راقم سے یہ نتیجہ نکالا کہ رجعت کا خوف یہ نسبت راقم دکھلایا ہے سو اس خطرہ میں مصنف ابطال تثلیث پیچ نہیں بھی ملتفت ہیں اور اصل یہ غرض ہی غلط فہمی صمیم صاحب کی یکرنگی جیسی راقم کی نہیں نظر آتی ۔

(۸) قرآن اپنی تعلیمات کی بابت تو یہ دعوے بیشک کرتا ہے کہ سچی ہیں یعنی مطلق کوئی تعلیم اسکی ایسی نہیں جو فی الواقع ایسا نہیں لہذا تصدیق صمیم صاحب کی سراسر غلط ہے ۔ سید احمد خان صاحب بہادر نے اگرچہ کثرت ازدواج و غلامی و جہاد قرآن کو مصلح تورات ضرور لکھا ہو مگر یہ ہم کی نظر میں یہ سید صاحب کی تشریح قرآنی نہیں بلکہ ترمیم و تصحیح محض ہے سو اسکا ذکر ایک مسند بنا بر اعلم میں ہم نے کیا ہو جو پیچھے کے بعد صمیم صاحب ہی اسکو پرکھ سکتے ہیں ۔

(۹) یہ جو صمیم صاحب فرماتے ہیں کہ غیر قوموں میں سچ نبوت کا ہونا کون مانیگا میری عرض یہ ہے کہ وہ جو ہم کی طرح ہر ایوب کو بھی دوسری قوم کے غیر اسرائیلی مانتا ہے ۔

(۱۰) یہ جو صمیم صاحب نے فرمایا ہے کہ حصل سلیمانی پر فلاسفانہ ریمارک راقم کچھ نہیں ہوا یہ راقم کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا لہذا کچھ عرض کرنے سے بھی معذور ہوں ۔

باقی عرض یہ ہے کہ صمیم صاحب تو راقم کی نصیحت کے محتاج نہیں مگر عام جو اس خط راقم کو پڑھینگے انکی بابت میں دعا یہ ہو کہ فکر نجات حقیقی کو مقدم جانیں اور سوائے اسکے سارے مشاغل فانی ہیں ۔

الراقم

عبداللہ آتھم مقام کرنال ۲۶ جولائی ۱۸۸۹ء



بقیہ واقعات مسیح

۷ اب ہم چند بہت کم والے (؟) واقعات (؟) کی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔ اسیر آنجہانی جیتیوں کو اللہ کے سوا اور کوئی نہ جانتا تھا۔ فرشتے نے خواب کے ذریعہ حضرت یوسف کو ہدایت کی کہ وہ اُٹھ اس لڑکے اور اسکی ماں کو ساتھ لیکے مصر کو بھاگ جا اور وہاں جب تک میں تجھے خبر نہ دوں رہ کیونکہ ہیرودیس اس لڑکے کو ڈھونڈھیگا کہ مار ڈالے (متی ۲: ۱۳) حضرت یوسف اس ہدایت کے بموجب مصر کو چلے گئے ۔

۸ زمانہ قدیم سے یہودی ملک مصر کو مثل اپنے والد کے گھر کے سمجھتے تھے جب قحط ہوتا یا کوئی مصیبت آتی سب سے مصر کو چلے جاتے تھے۔ ان ایام میں یہودیوں کی تعداد ملک مصر میں کثرت سے بڑھ گئی تھی پس حضرت یوسف کو مصر میں جانا شاق نہ گذرا ہوگا۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ غالباً آپ ہیرون اور عمارہ کی راہ سے گئے ہونگے چونکہ یہ راستہ بہت ٹھیک تھا۔ ان دنوں میں بھی وہاں کے لوگ مسافروں کو وہ مقامات بتایا کرتے ہیں جہاں جہاں حضرت یوسف شب باش ہوئے تھے غالباً آپ تین روز میں مصر پہنچ گئے ہونگے چونکہ مصر اور سیریا ملک اللہ وہیں (؟) صرف درمیان میں ایک (؟) دریا واقع ہے اس دریا کے پار جانے کے بعد آپ کو ہیرودیس کا کچھ خوف نہ رہا ہوگا کیونکہ آپ غیر ملک کی سرحد میں پہنچ گئے تھے ۔

۹ انجیل میں آپکے مصر میں رہنے کی مدت نہیں لکھی صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ ہیرودیس کے مرنے تک آپ وہیں رہے۔ آپکی مصر میں قیام کی نسبت مختلف روایتیں ہیں۔ بعض تین چار ہفتہ بتاتے ہیں اور بعض تین چار برس۔ ان باتوں نے عقلی نظری کی راہ سے تو اور ہم عجیب معلومات (؟) لکھی ہیں۔ مگر وہ قابل اعتبار نہیں صرف ان سے اتنا نتیجہ نکلتا ہے کہ انجیل کی واقعات کے سوا اور روایتیں جعلی اور بناوٹی ہیں۔ ہم دو چار بناوٹی روایتیں بطور نمونہ کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ (۱) مسیح کا ملک مصر میں پہنچنا تھا اور تمام ملک کے بت زمین پر گر کے ٹوٹ گئے (۲) مسیح کے نکلتے ہی بہت سے بھوت انسانوں کے جسم سے نکل کے بھاگ گئے (۳) سخت مریضوں کی بیماریں دفع (؟) ہوگئیں (۴) ایک جگہ پر کھارے پانی کا چشمہ جاری تھا مسیح نے شیریں بنا دیا وغیرہ وغیرہ ۔

۱۰ اللہ نے خواب کے وسیلہ حضرت یوسف کو ہیرودیس کے مرنے کی خبر دی پھر اللہ ہی نے انکو مصر چھوڑنے کی ہدایت کی۔ آپکا ارادہ بہت عرصہ تک قیام کرنیکا تھا چونکہ بیت لحم آپکے بزرگوں کا وطن تھا علاوہ اسکے بہ نسبت اور شہروں کے وہاں پر بچہ کیلئے کام زیادہ چلنے کا انکو خیال تھا۔ جب آپ اپنے وطن میں واپس آ رہے تھے اثنائے راہ میں اسکے بیٹے ارخلاؤس کے سریر سلطنت پر بیٹھنے کی خبر سنی جس سے آپ ڈر گئے آپ نے خیال کیا کہ غالباً وہ بھی اپنے باپ کے برابر بیرحم ہوگا انکا خیال بیجا نہ تھا اسکی طبیعت ظالم ہونا (؟) اپنے باپ سے (؟) تھا ۔

۱۱ ہیرودیس کے تخت کا وارث اسکا بیٹا انتیپاس (؟) اگر یہی بادشاہ ہوتا تو غالباً بہت خوش ہوتی مگر ہیرودیس نے اپنے بیٹے ارخلاؤس کو تخت کا وارث قرار دیا۔ بادشاہ روم نے بھی اس امر کو منظور کر کے ہیرودیس کے وصیت نامہ کی تعمیل کا حکم دیا۔ اس فرمان کے پہنچنے کے پہلے اسنے اپنے ہی ملک کے تین ہزار آدمیوں کو قتل کروا دیا۔ پس ایسے ظالم بادشاہ کے ہمسایہ میں رہنا حضرت یوسف کو پورا خوف کا مقام تھا۔ اللہ کی ہدایت کے بموجب پھر آپ گلیل میں گئے اور اپنے بزرگوں کے شہر ناصرہ میں قیام کیا۔ ان ایام میں گلیل کا حاکم ہیرودیس کا دوسرا لڑکا انتیپاس تھا گو وہ بھی اپنے باپ اور بھائی کے برابر تھا مگر عیش و عشرت کے سبب۔ کاہلی و سستی کے سبب ملکی امورات کی طرف متوجہ نہ ہوتا تھا۔ خاص اس سبب سے اس مقدس خاندان کو آزادگی سے اپنی زندگی بسر کرنے کیلئے کچھ موقعہ امن (؟) کا مقام تھا ۔

۱ مسیح کے حواریوں نے چار انجیلوں کے لکھے جانے کے بعد کلیسیا نے الہامی تسلیم کرلیے۔ بعد عیسائیوں میں کثرت بدعتی لوگ پیدا ہوئے۔ انہوں نے نئے نئے فرقے قائم کئے انکو اپنی باتیں زیادہ تر مضبوط کرنا اور انکو پھیلانا مقصود تھا۔ اس غرض سے انہوں نے کچھ اصلی انجیلوں کے مضامین اخذ کئے اور کچھ اپنے دل سے گھڑ کے دونوں کو ساتھ ملا کے کتابیں لکھیں اور حواریوں کے نام سے مشہور کیں۔ مگر ان جعلی کتابوں کو کبھی کلیسیا نے تسلیم نہیں کیا علی ہذا القیاس اکثر مصنفوں کو بہت برسوں کے شک دور کرنا اور (؟) کے دلیں خوش کرنا اپنا مقصود تھا اسلئے مسیح کی واقعات تصنیف کئے گو انکی نیت اچھی تھی مگر تجویز ٹھیک نہ تھا عیسوی سنہ کی دوسری صدی میں اس قسم کی کتابیں نوسٹک نامی بدعتی فرقے کے پاس کثرت سے تھیں بلکہ تیسری صدی میں انکی تعداد نہایت ہی بڑھ گئی مگر چند مدت کے بعد بہت سی نابود ہوگئیں ۔

۲ حضرت محمد کو بھی اس قسم کی کتابیں پہنچیں اگر آپ تک اصلی انجیلیں پہنچی ہوتیں تو غالباً آپ عیسائی مذہب کی طاقت اور قدرت کی سے صفائی اور پاکیزگی سے ٹھیک واقف ہو گئے ہوتے ۔

۳ بعض چند باتیں بناوٹی انجیلوں سے اخذ کر کے اس کتاب میں لکھی ہیں جس سے ہمارا مقصد اصلی واقعہ اور مصنوعی واقعہ میں فرق کرنے کا ہے ۔

۴ عیسائی روایتوں کو بھی اسی صورت پر سمجھ لیں کہ ان میں چند باتیں قابل تسلیم ہیں۔ بناوٹی انجیلوں کے بھی وہ واقعات قابل تسلیم ہیں جو اصلی انجیلوں سے اخذ کئے گئے ہیں ۔ باقی آئندہ

خط

جناب اڈیٹر نورافشاں صاحب دام اقبالہ •
بندہ ایک مضمون خدمت اقدس میں ارسال کرتا ہے۔ امید ہے کہ آپ اسکو اخبار صداقت آثار کے کسی کونے میں جگہ عنایت کرکے بندہ کو ممنون کرینگے •

الراقم۔ ایک نیاز مند کرتارام طالبعلم جماعت دوم مڈل سکول جگراؤں ضلع لودیانہ •

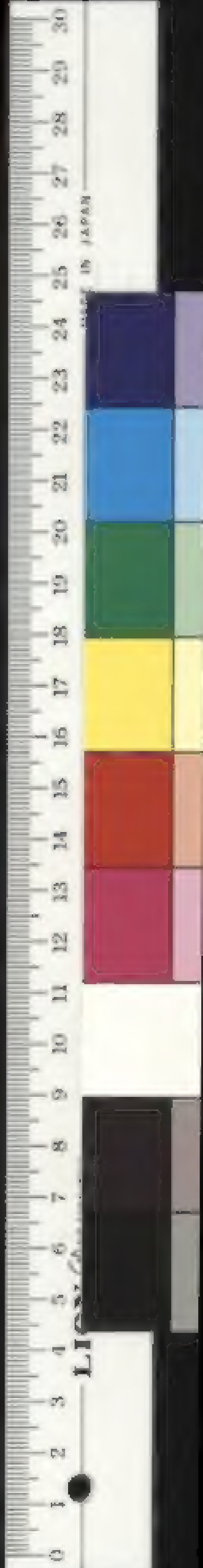
مضمون

ہزارہا حمد اس کریم کارساز کو سزاوار ہے کہ جسنے جو اخلاق حمیدہ اپنے دریائے کرم سے خواص بیجز علم کو بخشے۔ اور یاقوت فضائل پسندیدہ گنجینہ احسان سے طالبان مخزن علم کو عطا کئے۔ الوف الوف ثنا اس خداوند بے نیاز کو لائق ہے۔ کہ جسنے عالم کون و فساد کو بندوبست جزوی کو تدابیر تنزل سے محکم۔ اور ممالک ایجاد کے قوانین کلی کو سیاست مدن سے منتظم کیا۔ سبحان اللہ کیا قدرت ہے۔ کہ ہیولیٰ کو صورت سکندری بخشا۔ یا مور بیچارہ کو رتبہ سلیمانی عطا فرمایا۔ ورنہ میری زبان کج مج کو کہاں یارا۔ کہ اُسکے اوصاف بیانات میں کچھ کر سکے۔ با عقول راسخین دانشمند کی بات میں دم مار سکے۔ اب میں اس جناب باری تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں۔ کہ اپنی عنایات سے اہل بصیرت اور غیرت کو اسکے مطابق عمل خیر کی توفیق اور مجھ ناقص العقل کو طاقت لسانی اور معرفت بسیط عطا فرمائی۔ کہ کچھ گفتگو صرف وقت اور اسکے بیان میں کیجاوے۔ مسبب الاسباب حقیقی نے سبھی لوازمات و اسباب حیات کے بنی آدم کو وقت کا گوہر بے بہا عطا کیا ہے۔ اگر ہم اسکو واہیات اور بیہودہ کاموں میں ضایع کردیں۔ تو ہماری کمال نادانی ہے اور ننگ ہے کیونکہ صرف وقت ضرورت سیم وزر میں ایک اندازہ اور لحاظ رکھتے ہیں۔ مگر صرف وقت میں برعکس اسکے کرتے ہیں ایک حکیم کا قول ہے کہ سب لوازمات اور اسباب دنیائی سے دستیابی گوہر بے بہائے وقت کے لئے انسان کو طامع اور حریص ہونا ضرور ہے۔ کیونکہ پھر اسکا ملنا امر محال ہے۔ اسی باب میں ایک استاد نے یہ لکھا ہے۔ سہ زمان خوشدلی دریاب دریاب۔ کہ دائم در صدف گوہر نباشد۔ کوئی شخص وقت کے نیک استعمال میں کوشش نکریگا جب تک کہ اسکو اسکی قدر و منزلت معلوم نہوگی۔ سچ ہے ہیچ قدر زر زرگر داند قدر جوہر جوہری۔ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جو کہ جلد اسواسطے دنیوی کے سیکھنے اور انکے انجام کرنے کے لئے جو ہم پہ فرض اور واجب الادا ہیں۔ معہ حیث تھوڑا کرکے جدید النظر موقع بھی ہے۔ کہ حتی الوسع ہم اپنے وقت عزیز کو ایسے ایسے نیک کاموں میں کہ جنسے ثواب آخرت کا حاصل ہو صرف کریں۔ اور کوئی وقت اپنا ایسے بیہودہ کاموں میں کہ جنسے کوئی فائدہ دنیا و دین کا نہو۔ ضایع نکریں۔ کیونکہ The past Cannot come back

زمانہ قدیم میں سلطان ہند نے ایک خوب طریقہ شاگردوں کی تعلیم کے واسطے ایجاد کیا تھا۔ اس سے بچوں میں فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یعنے جب شام کو کھانا پک رہا ہوتا تھا۔ تب استاد شاگردوں کو بلاکر یہ سوال کرتے تھے۔ کہ آج تم نے صبح سے اسوقت تک وقت اپنا کون کون شغل میں صرف کیا۔ جواب دو۔ مثلاً ایک تو یہ کہتا تھا۔ کہ میں نے آج آتش فتنہ کو جو درمیان دو شخصوں کے سوزاں تھی۔ بآب رضامندی طرفین سے بجھا دی۔ دوسرا جواب دیتا تھا۔ کہ میں نے بجا آوری احکام والدین سے اپنے واسطے سعادت دارین حاصل کی۔ تیسرا یہ کہتا تھا۔ کہ میں نے بطور خود یا طالبعلموں سے مباحثہ کرکے فلانے فلانے دقیقے علمی کو حل کیا۔ غرضکہ جو کوئی اپنے تئیں جاہل اور نکمّا رہنے دیتا تھا۔ اسکے برعکس ان شاگردوں کے کل خرچ میں شمار کرتے تھے۔ اور اُسی دم کوئی کام اسکو دیتے تھے۔ بدیں شرط کہ جب تک وہ اس کام کو انجام نکریگا کھانا نہ دیا جاویگا فی الواقع یہ سب کمال کوشش کا عرصہ جہاں شیرینی ہے • اب میں چند قواعد مختصر صرف وقت کے بیان میں بتلاتا ہوں

اول خواب کا عادی ہونا کمال آسان ہے کہ جو صبح گھنٹے اور دن میں آٹھ گھنٹے سونے کی جسکو عادت ہو وے۔ اگر وہ اتنا نہ سوئے۔ تو اسکے جسم کو آرام نہیں ملتا۔ مگر طبیب کہتے ہیں۔ کہ چھ گھنٹے سونا انسان کے واسطے کافی ہے۔ کیونکہ اسقدر سونا باعث تندرستی صحیح البدن کا ہے۔ اور اگر اس سے زیادہ وقت خواب غفلت میں صرف کیا جاوے۔ تو انسان کا کمال نقصان ہے۔ اگر وہی وقت جو ہم زیادہ سونے میں برباد کرتے ہیں تحصیل علم میں صرف کریں۔ تو دیکھو۔ مدت یکسال میں کتنا علم حاصل ہو سکتا ہے۔ زیادہ سونے سے کچھ وقت ہی برباد نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ جسطرح زیادہ کھانے سے جسم سست اور کاہل ہوتا ہے۔ ویسے ہی زیادہ سونے سے جسم اور روح دونو کاہل و بیکار ہو جاتے ہیں۔

دوسرا۔ کاہلی کے سبب سے آدمی ناکارہ اور ضعیف ہو جاتا ہے۔ جسکو خیال دیانت اور امانت اور غیرت کا ہو اُسپر کاہلی اور غافلی کبھی غالب نہیں آسکتی۔ ایک نامی حکیم کا یہہ قول تھا۔ کہ میں ہمیشہ کاہلی کا نہ با سید خراج سیم وزر بلکہ فرض جانکر کرتا ہوں کیونکہ اول سے فرض کا بدلا اور چیز ملتا ہے۔ اور غافلی وہی نقصان روح کو دیتی ہے۔ جو آہن کو زنگ اُسکی جاتی جلد حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ وہ کاہلی کا اصل [illegible] کام میں مشغول کرنے میں وہ بہت جلد غالب آجاتی ہے۔ اور مخالفت سرکش کیطرح سے اقلیم دلکو اپنے احاطہ قدرت میں کرلیتی ہے۔ بعضے لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں



سلاما کام کیونکر انجام ہو سکیگا سکے انجام کرنیکو پہلے فرصت بہت کم ہے۔ وہ لوگ جو ہر ایک کام کے آغاز میں ایسا خیال کرتے ہیں۔ وہ کبھی اپنے کام پر کامیاب نہیں ہوتے۔ اور جو ایسا خیال کرتے ہیں۔ انکی سراسر غلطی اور کم فہمی ہے۔ دیکھو ایک عورت فرانس کی شہرہ آفاق سے مصاحبت میں ممتاز تھی۔ ایک روز اسکو یہ حکم ہوا کہ ایک گھنٹہ پیشتر حاضری کے کھانے سے میز پر حاضر ہوا کرو۔ عورت نے تعمیل حکم کرکے اپنے دل میں خیال کیا۔ کہ اتنا وقت بیکاری میں مفت ضائع ہوتا ہے۔ اگر اس وقت کو شغل تصنیفات کیواسطے غنیمت جانوں تو بہت مناسب ہے۔ غرضکہ اُسنے شغل ہائی التصنیف شروع کر دیا۔ اور بپاداش گذشتہ روز کی فرصت میں تھوڑے دنوں میں کتابیں تصنیف کر لیں۔ پس ہمکو بھی لازم ہے کہ جملہ امورات متعلقہ واسطے انجام ایک ہی کام کے ترک نکر دیں بلکہ جب سب کاموں سے فرصت پائیں۔ تو انکو بھی کرتے جائیں۔ ہر چند کسیکو امورات کثیر پیش ہیں لیکن اُسکو کچھ نہ کچھ فرصت مل ہی جاتی ہے۔ اور وہ اس فرصت کو صرف آرام و آسائش میں ضایع کرتا ہے۔ [illegible]

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم و حالت فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ ۹ اگست ۱۸۸۲ء

دہلی بارش ۲ انچ ہوئی۔ امید فصل خریف اچھی ہے صحت عمدہ ہے۔ نرخ ارزاں رہا۔

حصار بارش ۴ انچ ہوئی۔ امید فصل خریف اچھی ہے صحت عمدہ رہی نرخ بدستور رہا۔

انبالہ بارش ۱ انچ ہوئی۔ کاشت فصل خریف قریبا ختم ہو گئی۔ صحت اچھی ہے نرخ بدستور رہا۔

جالندھر بارش ۲ انچ ہوئی۔ صحت اچھی ہے نرخ بدستور رہا۔

امرتسر بارش ۲ انچ ہوئی۔ کاشت فصل خریف ہو رہی ہے۔ نرخ بدستور رہا صحت اچھی رہی۔

سیالکوٹ بارش ۳ انچ ہوئی صحت اچھی رہی نرخ بدستور رہا۔

لاہور بارش ۱ انچ ہوئی۔ صحت اچھی رہی۔ نرخ بدستور رہا۔

فیروزپور بارش انچ ہوئی۔ کاشت فصل خریف ہو رہی ہے نرخ غلہ گندم و جوار کسیقدر ارزاں ہوگیا۔

ملتان بارش انچ ہوئی۔ فصل خریف اچھی ہے صحت عمدہ رہی۔ نرخ بدستور رہا۔

راولپنڈی بارش ۴ انچ ہوئی۔ کاشت فصل خریف جاری ہے تحصیل راولپنڈی اور مری میں بیماری مویشیان رہی اور چند واردات بیماری خسرہ کی پنڈی کیمپ میں واقع میں آئیں۔ نرخ غلہ گندم میں کسیقدر گرانی ہے۔

ڈیرہ اسمعیلخان بارش انچ ہوئی فصل خریف اچھی ہے صحت اچھی رہی نرخ ارزاں رہا۔

پشاور بارش ۱ انچ ہوئی۔ کاشت فصل خریف جاری رہی صحت اچھی رہی۔ نرخ ارزاں رہا۔

کیفیت عام۔ کل پنجاب میں بارش حسب خواہ ہوئی کاشت فصل خریف جاری رہی صحت اچھی رہی لیکن چند واردات بیماری خسرہ کی رپورٹ پنڈی کیمپ سے آئی تحصیل راولپنڈی اور مری میں بیماری مویشیان موجود ہے نرخ غلہ عموماً بدستور رہا۔ فقط

اخبارات تاربرقی

قسطنطنیہ ۴- اگست۔ جرمنی اور آسٹریا والوں کے سفیر مصر میں سوم کا پنج جہاز گرنیکی استدعا کر رہے ہیں۔ ترکی بار برداری کا سامان مصر کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ اور مقام سلونیکا میں فوج سوار ہو گئی ہے ترکی پاشا سینچہ کے روانہ ہونگے۔ نہر سویز کا بحری

حفاظت کے لئے جو درخواستیں انگلینڈ نے کی تھیں انکو جرمن و آسٹریا و روس و اٹلی نے اور روم کے وزیر خارجہ نے منظور کی ہیں۔

لنڈن ۴- اگست سر ایلبرٹ وڈ اور سوامی [illegible] صاحبان مصر کو روانہ ہوگئے ہیں۔ خبر ہے کہ لارڈ [illegible] مسودہ بقایا مالگذاری کی اصلاح میں حجت پیش کر رہے ہیں۔ امید کیجاتی ہے کہ پارلیمنٹ عنقریب برخاست ہوگی۔ اور ۱۹ اگست کو غیر معمولی اجلاس کے لئے جمع ہوگی اور مسودہ بقایا مالگذاری پھر پیش ہوگا۔ شیخ الاسلام کا بادشاہ انگلینڈ میں پہنچ گیا ہے اسکندریہ سے افواہ آتی ہے کہ عربی پاشا کے کیمپ میں فساد ہوگیا۔

لنڈن ۴- اگست بوقت شام۔ مصر کی تازہ خبروں سے ظاہر ہوا ہے کہ جنرل ولسن صاحب نے [illegible] کے مقام کا حال دریافت کر لیا ہے۔ صاحب موصوف نے معلوم کیا ہے کہ یہ مقام کسیقدر فاصلہ پر ہے۔ خوف تھا کہ عربی پاشا مقام اسکندریہ میں انگریزوں پر بے خبر حملہ کریگا۔ لیکن اب ثابت ہوا ہے کہ یہ خبر بے بنیاد ہے۔ بہیر ٹری بہیس انگریزوں کے برخلاف بڑے زور سے اعتراض کرتا ہے اسواسطے کہ نہر سویز تجارتی کاروبار کے لئے کیوں استعمال میں لائی جاتی ہے۔

پیرس ۴ اگست۔ پریسیڈنٹ گریوی صاحب نے چیمبر کے کئی ایک ممبران کو جدید کیبنیٹ بنانیکو طلب کیا ہے لیکن سب نے انکار کیا ہے۔

لنڈن ۵ اگست۔ آج شام کیوقت انگریزوں نے مقام رامل کے نزدیک عربی پاشا کی ہراول فوج پر حملہ کیا۔ اور ایک سخت لڑائی شروع ہوئی۔ سامان بار برداری کے ۵ جہاز جنمیں تین ہزار فوج سوار ہے آج مصر کیطرف روانہ ہوگئے۔

آغاز جنگ

لنڈن ۶ - اگست بوقت ۷ بجے شام - انگریزوں کے حملہ کی نسبت جو عرابی پاشا کی ہراول فوج سے کیا گیا تھا جو تازہ خبریں آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ رجمنٹ نمبر ۳۸ و رجمنٹ نمبر ۴۶ - اور کچھ موڈ نشہ انفنٹری نے جو فوج کے بائیں طرف تھی دشمن کی فوج ہراول کو پست پا کر دیا - اور فوج مذکور کو مجبور کیا کہ تمام افواج [illegible] اور کے مقابل سمت [illegible] کیا جاوے - دشمن کی توپیں ہماری آتشباری سے بند ہو گئیں - انکے پیادے سختی کے ساتھ لڑتے رہے - ایل جہاز جو ریل پر تھے اور جنکی کمان سر ایلیس صاحب کے سپرد تھی بہت عمدہ لڑے - اگرچہ انکو کسیقدر نقصان اٹھانا پڑا مگر دشمن کو دوسری صف تک بھگا دیا - اس بھید لینے کی غرض حاصل کرکے انگریز آہستہ آہستہ رات کیوقت باز رہے - دشمن کا نقصان ابھی تک معلوم نہیں ہوا اور ہماری طرف سے بھی حساب نہیں کیا گیا مگر ہندوؤں نے بہت سے قیدیوں کو گرفتار کر لیا ہو انگریزوں کی اور فوجیں مقام اسمٰعیلیہ میں اُتر رہی ہیں ◆

لنڈن ۶ - اگست بوقت شام - انگریزوں کا نقصان مقام رملہ کے قرب کی لڑائی میں صرف ۴ مقتول اور ۲۷ مجروح کا ہو - مقتولوں میں لفٹننٹ ہاورڈ وائس متعلق رائفل نمبر ۶۰ شامل ہے - عرابی پاشا مقام تل کبیر کی جو سویز اور قاہرہ کے درمیان ہے قلعہ بندی کر رہا ہے کیونکہ انگریزی فوج کی جو ہندوستان سے گئی ہو اسطرف کو پیشقدمی کرنے والی ہے ◆

قسطنطنیہ ۶ - اگست - انگریزوں اور فرانسیسیوں کے سوائے کانفرنس کے تمام وکلا نے ٹرکی کی اس درخواست کو منظور کیا ہے کہ نہر سویز کی متحدہ حفاظت کیجاوے - سلطنت روم کے وزیر امورات خارجہ نے وعدہ کیا ہے کہ [illegible] فوج مصر کو جنگی جہاز انگلستان سے کوئی خاص اقرار نامہ نہ ہو لے ◆

لنڈن ۷ - اگست بوقت صبح - جو جنگ مقام رملہ کے متصل ہوا تھا اُسمیں دشمن کا نقصان دو سو تین سو آدمیوں کے درمیان ہے - جو کہ ۱۷ - قیدی گرفتار کئے گئے تھے انکا بیان ہے کہ عرابی پاشا کی کل فوج [illegible] ہے اور انکا یہ بھی بیان ہے کہ عرابی پاشا کی فوج میں انکی شکست حکمت عملی کے باعث بے صبری پھیل رہی ہے - ایرلنڈ کے سپاہیوں میں تنخواہ کی ترقی کیواسطے بڑی گھبراہٹ پھیلنے کی امید کیجاتی ہے ◆

بمبئی ۷ - اگست - بنگال لانسرز نمبر ۱۳ کے اور ۲۰ دستہ اور رسد اس سفر مینا کی ایک کمپنی کل جہاز پر سوار ہوئی ہے - جنرل مکفرسن صاحب اور جنرل [illegible] صاحب نے فوج کی روانگی کے انتظام کی نسبت بہت اپنی خوشنودی ظاہر کی ہے اور جنرل [illegible] صاحب ان بمبئی اسٹاف کو مبارکباد دی ہے - گورنر صاحب بہادر بمبئی کل صبح کو پونا سے آنیوالے ہیں تاکہ جنرل سر ایچ مکفرسن صاحب کو جو بڑا سٹیمر جہاز پر سوار ہونے والے ہیں الوداع کریں ◆

لودیانہ

ہفتہ حال میں کافی بارش نہیں ہوئی زراعت جو سابقہ بارشوں سے سرسبز ہوئی تھی باینہمہ خشک ہوتی جاتی ہے ◆

موسم کی خرابی کے لحاظ سے ہمکو کہنا پڑتا کہ صفائی شہر میں اور بھی زیادہ کوشش درکار ہے کیونکہ پچھلی بارشوں سے شہر کی پختہ نالیاں بعض بعض جگہ تمام بند پڑی ہیں بلکہ انکا نشان بھی بہت نے مٹا دیا ہے انکی اصلاح نہایت ضروری امر ہے اور جو مشن اسکول کے متصل ناکرویں کے [illegible] جب وے گندگی لیکر قطار در قطار گاڑیوں کی شکل میں چلتے ہیں اور جب دو تین گھنٹہ کے بعد گاڑیاں آتی ہیں اور خاک روب اور انکی عورتیں ٹوکرے اٹھا دھا دھم انہیں گندگی ڈالتی ہیں تو ایک دم سے دھواں دھار متعفن خاک [illegible] کا کام دیتی ہے اڑتی ہے اور پھر گاڑیاں گھوڑہ دو کر کے بھاگتی ہیں اور عورتیں انکے پیچھے ٹوکرے لیکر دوڑتی ہیں اور وہ جو جھلکتی ہیں تو آدھی گندگی زمین پر اور آدھی گاڑی میں چلو سڑک بھی خراب ہوئی - اور کتنا دو گاڑیاں [illegible] سے چلکر براہ راست خط مستقیم لیکر شہر کے اس حصہ سے اس سرے تک عرضہ چھانتے ہوئے اور جگہ صفائی کا روز افشاں کرتے ہوئے چلتی ہیں تو دیہات کے لوگ بھی راستہ چلتے کہتے ہیں کہ کیا شہر کی صفائی اسیطرح ہوا کرتی ہے ◆

اشتہار

رسالہ

سیرت المسیح والمحمد

مصنفہ جگ پادری جے - ایل ٹھاکر داس صاحب مشنری پسرور رسالہ مذکور جسمیں خداوند مسیح کی سیرت اور محمد کی خصلت کا نہایت خوبی اور صفائی کے ساتھ مقابلہ کیا گیا ہے ہمارے پاس چھپنے کی غرض سے پہنچا ہے لیکے طبع کرنے سے پیشتر بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ ناظرین نجات اسکی خریداری کی درخواستیں بہت جلد اس [illegible] کے پاس بھیجدیں - خاطر خواہ درخواستیں پہنچنے پر چھپنا شروع ہو جائیگا - اور بہت جلد تیار ہوگا ◆

قریباً ۳۰ صفحہ کا رسالہ ہوگا کاغذ نفیس چھپائی کی صفائی کے لئے بہت کوشش کیجائیگی قیمت [illegible] معہ محصول ڈاک قرار پائی ہے ◆

المشتہر

[illegible]